

عام عوام کا دینوں سے معاف کرنے، بات کرنے اور لین دین کرنے تک سے منع کرتے ہیں۔ ان حالات میں تحریک اسلامی کے کارکن کاروبار کیا ہونا چاہیے جب کہ اس پر پوری انسانیت کی ہدایت کی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری بغیر تعلقات کے پوری نہیں کی جاسکتی۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر فرمائیے۔

غیر مسلموں سے تعلقات کے بارے میں میرے نزدیک رہنما سورہ الممتحنہ کی یہ آیت ہے۔ ”اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ تم (کفار اور مشرکین میں سے) ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے تمہارے ساتھ جنگ نہیں کی اور تمہیں گھروں سے نہیں نکالا۔“ کہا جاسکتا ہے کہ مرتد اور کافر میں فرق ہے۔ لیکن کسی کو مرتد قرار دے کر اس پر شرعی احکام نافذ کرنا بعد التوں کا کام ہے نہ کہ افراد کا۔ یہ سوال بھی غور طلب ہے کہ جو خود مرتد نہیں ہوئے بلکہ کسی مرتد کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں اور اس لحاظ سے نسلی کافر ہیں کیا ان پر بھی مرتد کے احکام کا اطلاق ہو گا؟

میرا خیال ہے کہ آپ ایک ایسے اچھے انسان اور اچھے مسلمان کی روش اختیار کریں جو راہ ہدایت کی طرف دعوت کی اپنی ذمہ داری ادا کرنا چاہتا ہے۔ بالکل سوشل بائیکاٹ اور بے روک ٹوک معاشرتی تعلقات کے درمیان حسن سلوک کے ساتھ ضروری روابط رکھنے کی راہ نکالی جاسکتی ہے۔ (ختم مراد)

سود کی مجبوری

کوئی فرد جماعت اسلامی کارکن نہیں بن سکتا جس کا کاروبار مصیبت فاحشہ کے ضمن میں آتا ہو۔ ہمارے چند احباب ایسے ہیں جو اپنے جائز کاروبار (مثلاً گارمنٹ اور دواؤں کے کاروبار) کے سلسلے میں بنکوں سے لین دین کرتے ہیں اور یہ کرنے پر مجبور ہیں۔ براہ کرم ان کے بارے میں بتائیے کہ وہ مذکورہ دفعہ کے تحت تو نہیں آتے؟ کیا وہ رکن بن سکتے ہیں۔ ایک اور صاحب ملازمت کے سلسلے میں واپڈا والوں سے لین دین پر مجبور ہیں اور نہ واپڈا والے بجلی کاٹ سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی بتائیے۔

بنک کے ساتھ سودی لین دین جائز نہیں ہے اور سودی لین دین کرنے والا مصیبت فاحشہ میں مبتلا ہونے کی بنا پر جماعت کارکن نہیں بن سکتا۔ البتہ غیر سودی کاروبار بنک کی وساطت سے کیا جائے تو موجودہ حالات میں درگزر کے قابل ہے۔ دکان اور دواؤں کے کاروبار کے سلسلہ میں بنک کے ذریعہ رقوم کا لین دین جائز ہے۔ یعنی خرید و بیع کو بنک کے ذریعہ رقم بھیج سکتا ہے۔ اسی طرح بیع بنک کے ذریعہ ادویہ ارسال کر سکتا ہے۔